www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز سرینگر

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:09 ☆ تاریخ: یکم مئی تا 7 مئی 2017ء بمطابق 03 شعبان تا 10 شعبان 1438ھ ☆ صفحات:8

کشمیر: حالات 1990ء سے بھی بدتر!

ولایت ٹائمز
www.wilayattimes.com
1st May 2017 to 7th May 2017

جوانی اور جوان کی اهمیت؟

ازقلم: امتیاز علی حسینی (ماگام کشمیر)

بسم رب شهدا وصدیقین

عربی میں لفظ ''شباب'' جوانی اور کسی چیز کے آغاز کو کہا جاتا ہے اور کسی خاص زمانے کو اس کی خصوصیت کے ساتھ بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور ''فتی'' تازہ جوان، بزرگوار، کریم، سخاوتمندو۔۔۔ کے معنی میں ہے۔ اور جو اس دورہ میں زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے اس کے لئے صفت ہے۔ فارسی میں جوان اور جوانی ایسے مفاہیم کو کہا جاتا ہے جن کے معادل (فتی اور شباب) ہیں۔ لغت نامہ دھخدا میں جوان کے معنی یوں بیان کئے گئے ہیں: ہر وہ چیز جس کی عمر زیادہ نہ گزری ہو۔ اس بنا پر جوان (فتی) ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس نے ابھی بڑھاپے میں قدم نہیں رکھا اور وہ اپنی زندگی کی ابتدا میں ہے۔

جوانی فقهاء کی اصطلاح میں :

شیعہ اور سنی فقہاء کے نزدیک لڑکے اور لڑکیوں کے بالغ ہونے کے وقت میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض فقہاء نے قمری سال کے نو سال پورے ہونے کو لڑکیوں کے لئے سن بلوغ قرار دیا ہے۔ اور لڑکوں کے لئے پندرہ سال کو بلوغ کا پہلا قدم اور جوانی شمار کیا ہے۔ جیسا کہ شافعی نے لڑکوں کے لئے پندرہ سال کی عمر اور لڑکیوں کے لئے نو سال، اور ایک اور مقام پہ لڑکیوں کے لئے پندرہ سال کو سن بلوغ قرار دیا ہے۔ لیکن ابوحنیفہ نے ایک روایت کی بنا پر لڑکیوں کے لئے سترہ سال اور لڑکوں کے لئے اٹھارہ سال مکمل ہونے کو سن بلوغ قرار دیا ہے اور ایک روایت کی بنا پر لڑکوں کے لئے انیس سال کو سن بلوغ قرار دیا ہے۔

جوان اهل بیتؑ کی اصطلاح میں :

اہل بیت (ع) کی اصطلاح میں جوان اور جوانی اپنے اصطلاحی ولغوی معنی میں یکساں نہیں ہے، لسان اہل بیت (ع) میں جوان ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس میں اسلامی اور انسانی ارزشوں کی مطابقت پائی جاتی ہو اور جوانی ایسی صفت کا نام ہے جس میں ایک انسان نے اپنی جوانمردی کو زندہ کرلیا ہو، لہذا فرھنگ اہل بیت (ع) میں جسم اور بازو کے زور کو جوانی نہیں کہا جاتا، بلکہ جوانی ایسی صفات ہیں کہ جنہیں ایک جوان اپنے اندر اجاگر کرتا ہے تاکہ وہ اپنی خواہشات نفسانی پہ غلبہ حاصل کر سکے۔ امام صادق (ع) کا اس سلسلے میں ارشاد ملاحظہ ہو:

سلیمان بن جعفر الھذیلی سے مروی ہے کہ امام صادق (ع) نے مجھ سے فرمایا کہ اے سلیمان فتی کسے کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی، میں آپ پہ قربان ہو جاؤں ہمارے نزدیک فتی جوان کو کہا جاتا ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا'' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اصحاب کہف جوان نہیں تھے لیکن خدا نے ان کے ایمان کی وجہ سے انہیں فتیہ (جوانان، جوانمردان) کہہ کر پکارا ہے، اے سلیمان جو شخص خدا پہ ایمان رکھتا ہو اور تقویٰ الہی اختیار کرے اور فتی (جوان) کہا جاتا ہے''۔

اس حدیث سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ جوان و جوانی کا تعلق انسان کے قلب و باطن سے ہے نہ اس کی جسمانی طاقت اور سن وسال سے، اس بنا پر ممکن ہے کوئی شخص سن کے اعتبار سے بوڑھا ہو لیکن معرفت وعلم کے اعتبار سے جوان ہو اور اسی طرح ممکن ہے ایک انسان سن وعمر کے اعتبار سے عین جوانی میں ہو لیکن اہل بیت (ع) کی اصطلاح میں اسے جوان نہیں کہا جا سکتا۔

امام صادق (ع) نے اپنے آباء واجداد سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعض لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جو پتھر کے ساتھ زور آزمائی کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' یہ کیسا عمل انجام دے رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ہم اس عمل کے ذریعہ سب سے طاقتور اور بہادر کی پہچان کر رہے ہیں، رسول خدا نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز سے باخبر کروں جس سے تم سب سے طاقتور و بہادر کو پہچان سکو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے سب سے طاقتور وبرتر وہ شخص ہے جو اگر ایک چیز سے خوشنود ہو تو اس کی خوشنودی اسے گناہوں میں مبتلا نہ کرے، اور غصہ و ناراحتی کی کسی حالت میں وہ حق بات کہنے سے انکار نہ کرے، اور اپنی توانائی کے ہوتے ہوئے اپنے حق سے زیادہ نہ اٹھائے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ایک جوان کی برتری اور اس کی قوت زور آزمائی اور زور بازو میں پوشیدہ نہیں ہے بلکہ طاقتور وہ انسان ہے جو زندگی کو حق وحقیقت کے معیار پر بسر کرے اور اس کی خواہشات نفسانی اس پہ غالب نہ ہونے پائیں۔

بلوغ وجوانی کی اهمیت

چودہ سے لے کر اکیس سال تک کا زمانہ بلوغ وجوانی کا زمانہ کہلاتا ہے، اس زمانے میں ایک نوجوان کے جسم وجان میں بہت جلد تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اور ایک قلیل مدت کے لئے نوجوان کے افکار اور اس کے جسم کے اعضاء میں مکمل طور پر تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس زمانے کو نوجوان کی شخصیت اور اس کے معنوی اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے لفظ وزیر کے نام سے یاد کیا ہے۔

لغوی اعتبار سے وزیر کے متعدد معنی ہیں اور اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے بہت بڑی اور اہم ذمہ داری سونپی گئی ہو، اسی وجہ سے اس شخص کو وزیر کہا جاتا ہے جو ایک ملک کا، کسی ایک اہم مقام کا مالک ہو، ایک بچہ بلوغ سے پہلے اپنے ماں باپ کے زیر سایہ زندگی گزارتا ہے اور وہ اپنے معاشرے میں آزاد ہوتا ہے اور اس کے کاندھے پہ کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی لیکن وہ جب مرحلہ بلوغ کو پہنچتا ہے تو اس پہ ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں۔

وزیر کے معنی دوستی اور حمایت کے ہیں، سوچ تدبیر وغیرہ میں ہمفکری اور ہم آہنگی کو بھی کہا جاتا ہے، نوجوان اپنی گھریلو زندگی میں اپنے ماں باپ کا معاون ہوتا ہے لہذا اسے اپنے والدین کی مدد کرنی چاہئے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اس کلام کے ذریعہ اپنے پیروکاروں کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ خانوادہ ایک ملک کی مانند ہے جس میں ماں باپ حکمران انجمن کی مانند ہیں، بچپنے کے زمانے میں بچے جب تک اپنے عقلی کمال تک نہیں پہنچتے تب تک وہ خانوادہ کے بنیادی فیصلوں میں اظہار نظر نہیں کر سکتے اور ان کا صرف وظیفہ یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے اوامر ونواہی کی پیروی کریں، لیکن جب بالغ ہو جاتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ ملک کی مانند اس خانوادہ کی بعض ذمہ داریاں سنبھالیں، اور نوبت یہ نوبت اظہار نظر کریں اور ان کی افکار والدین کے لئے مورد توجہ قرار پائے۔

اس حدیث میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوجوانوں کے لئے لفظ وزیر کا استعمال کیا ہے اور ان کی شخصیت کو مورد احترام قرار دیا ہے، اگر والدین پیغمبر اسلام صلی اللہ وآلہ وسلم کے دستور پہ عمل پیرا ہو جائیں اور نوجوانوں کو گھریلو زندگی میں مشورت اور فکری ہمکاری کی دعوت دیں تو گویا انہوں نے ان کی معنوی اقدار کو مورد توجہ قرار دیا ہے اور اس طریقہ سے انہوں نے اپنے بچوں کا احترام کیا ہے۔

قال الصادق(ع): دع ابنک یلعب سبع سنین ویؤدب سبع سنین والزمه نفسک سبع سنین۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا'' اپنے بچے کو سات سال آزاد رکھو تاکہ وہ اُس زمانے میں کھیل کود میں مصروف رہے، اس کے بعد سات سال اسے لازم ومفید آداب کے ذریعہ تربیت کرو، اور اس کے بعد سات سال ایک گہرے دوست کی طرح اس کے ساتھی بن کے رہو''۔

اس حدیث میں امام صادق (ع) نے نوجوانوں کی اہمیت اور ان کی عزت واحترام کو بیان کرتے ہوئے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ جب نوجوان پندرہ سال کا ہو جائے تو ماں باپ کے لئے اس کا احترام لازمی ہے، مذہب کے اعتبار سے نوجوانوں کا احترام ماں باپ کے اہم وظائف میں سے شمار کیا گیا ہے، اگر نوجوانوں کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جائے تو آئندہ کی زندگی میں اس کے بہتر اثرات ظاہر ہو سکتے ہیں۔

نوجوانی اور جوانی کا دور

نوجوانی اور جوانی کا دور ایک ایسا دور ہے جس میں جسمانی، عقلی اور دوسری خصوصیات کے اعتبار سے بچے میں ترقی وپیشرفت نظر آتی ہے، اس دور میں والدین کی تربیتی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اور آہستہ آہستہ انہیں تربیت کے دوسرے میدان فراہم کرنے چاہئے، یہ ایک زمانہ ہے جس میں بچے کے اندر اچھائی اور برائی درک کرنے کی آمادگی پائی جاتی ہے لہذا اسے ایسی چیزوں کی طرف مائل کیا جائے جن سے وہ اپنے درک وفہم کے مطابق آشنا ہو سکے۔

اس زمانہ میں بچے کے جسم اور اس کی روح میں کافی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، اس کا جسم قوی ہو جاتا ہے، اس کا ذہن رشد پاتا ہے اور اسی طرح اس کے فہم وادراک میں بھی تبدیلی نظر آنے لگتی ہے۔ اور وہ اچھائیوں اور برائیوں کو ایک حد تک درک کرنے لگتا ہے۔

یہ ایک زمانہ ہے جس میں والدین اور اساتذہ پہ لازمی ہے کہ اس کی تربیت کریں اور تعلیم کا میداب بھی اس کے لئے فراہم کریں، والدین اپنے سلوک ورفتار کو بدلیں اور انہیں ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ مکمل طور پر اپنے بچے کی ہمراہی کریں، اس زمانے میں بچہ کو جو چیز سکھائی جائے وہ اس پہ عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن ایک نکتہ جس کی جانب توجہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ والدین اس زمانے میں بچے کی تربیت میں وہ راستے اختیار نہ کریں جو انہوں نے اس کے بچپنے میں اختیار کئے تھے۔

جوانی کی فرصت اور غنیمت

بلاشک کامیابی کے اہم ترین عوامل میں سے ایک فرصت اور فراغت کے اوقات سے صحیح اور اصولی استفادہ ہے۔ جوانی کا زمانہ اس فرصت کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ معنوی اور جسمانی قوتیں وہ عظیم گوہر نایاب ہے جو اللہ تعالی نے جوان نسل کو عنایت فرمایا ہے۔ یہی سبب ہے کہ دینی پیشواؤں نے ہمیشہ جوانی کو غنیمت سمجھنے کی طرف توجہ اور تاکید کی ہے۔ اس ضمن میں امام علی (ع) فرماتے ہیں: **بادرالفرصة قبل ان تکون غصة**

ترجمہ: قبل اس کے کہ فرصت تم سے ضائع ہو اور غم واندوہ کا باعث بنے اس کو غنیمت جانو۔

اس آیہ مبارکہ ''**لاتنس نصیبک من الدنیا**'' قصص (دنیا سے اپنا حصہ فراموش نہ کر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لاتنس صحتک وقوتک وفراغک وشبابک نشاطک ان تطلب بهاالاخرة

اپنی صحت، قوت، فراغت، جوانی اور خوشحالی کو فراموش نہ کرو اور ان سے اپنی آخرت کے لئے استفادہ کرو۔

جو لوگ اپنی جوانی سے صحیح استفادہ نہیں کرتے امام ان کے بارے میں فرماتے ہیں: انہوں نے بدن کی سلامتی کے دنوں میں کئی سرمایہ جمع نہ کیا، اپنی زندگی کے ابتدائی فرصتوں میں درس عبرت نہ لیا۔ جو جوان ہے اس کو بڑھاپے کے علاوہ کسی اور چیز کا انتظار ہے۔

جوانی کے بارے میں سوال :

جوانی اور خوشحالی اللہ کی عظیم نعمت ہے جس کے بارے میں قیامت کے روز پوچھا جائے گا۔ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایک روایت ہے جس میں آپ فرماتے ہیں: قیامت کے دن کوئی شخص ایک قدم نہیں اٹھائے گا مگر یہ کہ اس سے چار سوال پوچھے جائیں گے:

۱۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ کیسے صرف کی اور کہاں اسے فنا کیا؟

۲۔ جوانی کے بارے میں کہ اس کا کیا انجام کیا؟

۳۔ مال ودولت کے بارے میں کہ کہاں سے حاصل کی اور کہاں کہاں خرچ کیا؟

۴۔ اہل بیتؑ کی محبت ودوستی کے بارے سوال ہوگا۔

یہ جو آنحضرت نے عمر کے علاوہ جوانی کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے اس سے جوانی کی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے۔ امام علی فرماتے ہیں:

شیئان لایعرف فضلهما الامن فقدهماالشباب والعافیة۔

انسان دو چیزوں کی قدر و قیمت نہیں جانتا مگر یہ کہ ان کو کھو دے ایک جوانی اور دوسرے تندرستی ہے۔

خدا ہم سب کو جوانی کا صحیح استفادہ اور حقیقی ہدف تک پہنچنے کیلئے جستجو وعمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مقاله نگار کشمیر کے علاقه ماگام سے تعلق رکھتے هیں اور جامعة المصطفی العالمیه میں دینی تعلیم حاصل کر رهے هیں۔

قوانین کی پاسداری کامیابی کی ضمانت

تحریر مجتبیٰ علی ابن شجاعی

ہرایک مذہب ملت ملک اور معاشرہ میں بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کے خاطر قواعد وقوانین تشکیل دئے جاتے ہیں تاکہ لوگ اچھی طرح یہ جان سکیں گے کہ ایکدوسرے کے ساتھ کونسا طریقہ کار اپنانا ہے کس طرح ہمدردانہ تعلقات آپس میں بڑھا کر بہترین زندگی گزار سکتے ہیں اور ایک انسان کی زندگی سنوارنے اور سدھارنے کے لئے ان قوانین کی پاسداری نہایت ہی ضروری ہے جس مذہب ملت ملک یا معاشرہ میں بہترین قاعدے اور قوانین نہ ہو یا جس مذہب ملت ملک یا معاشرے کے افراد اپنے قواعد اور قوانیں پر عمل پیرا نہ ہو وہ ملک ہو یا معاشرہ بدامنی قتل وغارتگری لوٹ مار سے تباہ وبرباد ہوجاتا ہے اور صفحۂ ہستی سے اس کا نام و نشان تک ہی مٹ جاتا ہے

کچھ قواعد اور قوانین اجتماعی اور کچھ انفرادی طور پر تشکیل دئے جاتے ہیں اور ضرورت کے مطابق یہ قاعدے اور قوانین بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں قوانین سازی جب امیر وغریب مرد وزن طاقتور وکمزور شریف ورزیل حاکم و محکوم چھوٹے اور بڑے میں برابری کی بنیاد پر ہوگی ظاہرسی بات ہے تو معاشرہ ملک اور دنیا میں تعمیر وترقی کی بند راہیں خود بخود کھل جائیگیں اور روئے زمین پر عدل و انصاف امن وامان کا پرچم بلند ہوجائے گا

گویا ایک ملک یا ایک معاشرہ کی کامیابی وکامرانی کا دارومدار بہترین قواعد وقوانین پر ہی منحصر ہوتا ہے جس ملک ومعاشرہ میں جتنی زیادہ قواعد و قوانین کی رعایت ہورہی ہو وہ ملک وہ قوم وہ معاشرہ اتنی زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرتا رہے گا گویا کامیابی ترقی اور امن واستحکام کے لئیقوانین کی پابندی ہر معاشرے میں رہ رہے ہر فرد کے لئے لازم ہے

ہرملت معاشرہ اور ملک میں قوانین سازی کے لئے ایسے قانون ساز افراد ہونے چاہئے جو انسان انسانیت اور بنیادی قدروں سے محبت کرتے ہو اور نفرت وکدورت سے ان کا اندرون بالکل صاف وپاک ہو گورے اور کالے امیر و غریب کو ایک ہی نظر سے دیکھ رہے ہو اگر ایسے قانون ساز افراد ہمارے معاشرہ اور ملک میں موجود ہو تو معاشرے میں پھیلی ہوئی لاتعداد برائیاں ممالکوں میں بدامنی قتل وغارتگری لوٹ مار وغیرہ کا خاتمہ یقینی بن جائے گا اور اگر خدانخواستہ قانون نافذ کرنے اور تشکیل دینے والے افراد شر کے پیروکار ہو تو وہ معاشرہ اور ملک کو زوال پزیری اور بربادی کے سمندر میں غرق کر ڈالیں گے

کہا جاتا ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دور خلافت میں کوئی بھی چور پکڑا نہیں گیا کیونکہ اس دور میں کوئی چور تھا ہی نہیں انسانی حقوق کی پاسداری اس انداز سے ہورہی تھی کہ کوئی چوری کرنے پر مجبور ہی نہیں ہوا ایسے قاعدے اور قوانین تھے امیر المومنین اور غلام ایک ہی دسترخوان پر کھانا تناول فرماتے تھے کیسا لامثال حاکم لباس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور گھر میں دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہوتی تھی واہ کیسی حکمرانی تھی کہ مولائے کائنات فرمارہے ہیں ایک چیونٹی کے منہ میں جو دانہ ہے میں اس کو بھی چھین نہیں سکتا ہوں انسانی حقوق کی پاسداری اسی حکمرانی کا نام ہے

عالم بشریت آج فتنہ وفساد قتل وغارتگری لوٹ مار اور بدامنی کے دلدل میں پھنس چکا ہے آج قانون ساز افراد بدکردار ظالم اور چنگیزیت کے پیروکار ہیں خود قوانین کی دھجیاں اڑا اڑا کر میٹھی اور شیرین زبان سے انسانی حقوق کی پامالیوں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں ایسے بدکردار اور ظالم افراد اپنی کرسیاں بحال رکھنے کے لئے نام نہاد دہشتگرد تنظیموں کو وجود میں لارہے ہیں جو یزید ملعون سے بھی ایک قدم آگے نکل کر معصوم افراد کو ظلم وتشدد کا نشانہ بنارہے ہیں اور ان جیسے تنظیموں کی سرپرستی کرنے والے شام میں انسانی حقوق کی پامالیوں پر مگرمچھ کے آنسو بہارہے ہیں اور یمن کی بربادی کا نظارہ پردے کے پیچھے کررہے ہیں اسی طرح ایران یا دیگر اسلامی ممالک میں اگر اسلامی نظام کے مطابق سزا سنایا جاتا ہے تو اس کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دے کر ایران کو دنیا کے سامنے دہشتگرد پیش کرنے کی زبردست کوشش کررہے ہیں اور جب قطیف بحرین اور نائجیریا میں شیخ عیسیٰ قاسم شیخ باقر نمر النمر اور شیخ ابراہیم زکزکی پرامن طریقے سے اپنے حقوق کا مطالبہ کررہے ہیں تو ان کو دہشتگرد اور غدار قرار دے کر یا تو پھانسی پر لٹکایا جارہا ہے یا عمر قید کی سزا سنائی جارہی ہے یا پھر شہریت منسوخ کی جارہی ہے لیکن انسانی حقوق کے ڈھنڈورا پیٹنے والے وہاں ٹس سے مس نہیں ہورہے ہیں۔

سچ مانئے روئے زمین پر آج حقوق قواعد اور قانون نام کے کوئی چیز موجود نہیں ہیں جو انسانی حقوق کے علمبردار ہونے کا بلند بانگ دعوے کررہے ہیں انہیں کے ہاتھ معصوم اور بے گناہوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں وہی ہاتھ کبھی ناگاسا افغانستان عراق لبنان یمن بحرین فلسطین کی سرزمینوں پر بم برسارہے ہیں کبھی شام پر کیمیائی حملہ کا ڈرامہ رچا کر میزائیل حملے بھی کررہے ہیں یہ کونسے قواعد وقوانین ہیں یہ کونسا عدل وانصاف ہے لاکھوں انسانیت کے قاتل کو گلے میں پھولوں کا ہار پہنایا جارہا ہے اس کو ایوارڈوں سے نوازا جارہا ہے اور حقوق کے طلبگار کو دہشتگردی کی لیبل لگا کر سزائے موت عمر قید اور جلاوطن کیا جارہا ہے شیخ عیسی قاسم شیخ ابراہیم زکزکی شیخ باقر نمر النمر سید حسن نصراللہ جیسے علمائے کرام تو دہشتگرد قرار دئے جارہے ہیں ہزاروں یمنی معصوم بچوں کے قاتل کو لمبے چوڑے القاب سے نوازا جارہا ہے ہزاروں معصوموں کے قاتل ابوبکر البغدادی خلیفہ تسلیم کیا جارہا ہے

افسوس کا مقام بستیوں کی بستیاں اجاڑنے والے ابھی بھی شام عراق اور ایران میں انسانی حقوق کی پامالیوں پر بولیاں سنارہے ہیں دنیا میں عدل و انصاف کے نعرے لگارہے ہیں اصل میں یہی حقیقت پر پردہ کشائی کرکے روئے زمین پر انسانیت کو نیست ونابودی کی طرف لے جارہے ہیں۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

زنانہ سنگبازی سے نمٹنے کیلئے فورس تشکیل

'زنانہ سنگبازی سے نمٹنے کیلئے زنانہ پولیس فورس تشکیل' دینے کے منصوبے کو مرکزی حکومت نے ہری جھنڈی دکھادی اور پہلے اقدام کے تحت ایک ہزار زنانہ پولیس اہلکاروں کی خدمات حاصل کی جارہی ہے۔ وادی کشمیر میں احتجاج اور سکیورٹی فورسز کے ساتھ پُرتشدد جھڑپیں کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن لڑکیوں کی جانب سے پہلی مرتبہ سنگباری میں شامل ہونا نئے رجحان کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اس نئے رجحان پر قابو پانے کیلئے مرکزی حکومت متفکر نظر آرہی ہے اور مرکز نے وادی کشمیر میں زنانہ سنگبازی کو روکنے یا اس سے نمٹنے کیلئے زنانہ پولیس فورسز تشکیل دینے کے منصوبے کو ہری جھنڈی دکھادی ہے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا (پی ٹی آئی) کی ایک رپورٹ کے مطابق پہلے اقدام کے تحت قریب ایک ہزار زنانہ پولیس اہلکاروں کی خدمات حاصل کی جارہی ہے، تاکہ وادی کشمیر میں امن وقانون کی صورتحال برقرار رکھنے خاص طور پر پتھراؤ کے واقعات کو روکا جاسکے۔ رپورٹ کے مطابق زنانہ پولیس اہلکار پانچ انڈین ریزروڈ بٹالین (ائی آر بی ایس) کا حصہ ہونگی۔ مرکزی حکومت نے پہلے ہی اس منصوبے کو ہری جھنڈی دی ہے اور زمینی سطح پر اسکی عمل درآمد کی جارہی ہے۔ جموں وکشمیر میں انڈین ریزروڈ بٹالین (ائی آر بی ایس) کی پانچ بٹالین تشکیل دینے کیلئے ابتدائی مرحلے پر 5ہزار اسامیاں پُر کی جارہی ہیں اور جموں وکشمیر سے تعلق رکھنے والے ایک لاکھ 40ہزار نوجوانوں نے ان اسامیوں کیلئے درخواستیں دی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پانچ آئی آر بی ایس کا بھرتی عمل شروع ہوچکا ہے اور انتظامیہ کو اس سلسلے میں ایک لاکھ 4 0ہزار درخواستیں موصول ہوئیں ہیں، جن میں سے 40فیصد درخواستیں کشمیر سے موصول کی گئیں۔ رپورٹ کے مطابق زنانہ پولیس جموں وکشمیر خاص طور پر وادی کشمیر میں سنگبازی سے نمٹنے کیلئے اپنا کردار ادا کرے گی۔ یہ کہنا ہے کہ مرکزی داخلہ کا کہ مذکورہ زنانہ فورس ریاست میں امن وقانون کی صورتحال کے ساتھ ساتھ سنگبازی کے روکتھام کیلئے بھی اپنی پیشہ ورانہ خدمات انجام دے گی۔ مخصوص پولیس فورس میں بھرتی ہونے کیلئے نوجوانوں میں کافی جوش وخروش دیکھنے کو مل رہا ہے، کیونکہ ایک اسامی کیلئے 30درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یہ معاملہ مرکزی وزیر داخلہ راک ناتھ سنگھ کی صدارت میں نئی دلی میں منعقد ہوئی کشمیر پر اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ میں زیر بحث لایا گیا۔ ائی آر بی ایس بٹالین کا قیام جموں وکشمیر میں روزگار کے نئے وسائل پیدا کرنے کے حوالے سے عمل میں لایا جارہا ہے اور بنیادی مقصد یہی اس کا بتایا جارہا ہے۔ 60فیصد اسامیوں کا کوٹا سرحدی علاقوں میں رہائش پذیر نوجوانوں کیلئے مخصوص رکھا گیا ہے اور نئے زنانہ پولیس فورس میں ان ہی علاقوں کو زیادہ ترجیح دی جائیگی۔ ہرایک بٹالین کی تشکیل پر 61 کروڑ کا خرچہ آئے گا جبکہ مرکزی حکومت 75فیصد کو فراہم یا برداشت کرے گی۔ مذکورہ بٹالین فورس کو ریاست میں ہی تعینات کیا جائیگا، تاہم ضرورت پڑنے پر اس فورس کو دوسری ریاستوں میں تعینات کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت بھارت بھر میں 144ائی آر بی ایس بٹالین ہیں، اس میں اضافہ کرنے کیلئے اندھراپردیش اور تلنگانہ میں بالترتیب 4بٹالین، ماؤنواز زیر اثر ریاستوں میں 12اور جموں وکشمیر میں 5بٹالین تشکیل دی جارہی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ وادیٔ کشمیر میں سنگ باری کی تصاویر میں پہلے زیادہ تر لڑکے دکھائی دیتے تھے لیکن اب سکیورٹی فورسز کے ساتھ ہونے والے جھڑپوں میں لڑکیاں بھی دکھائی دینے لگی ہیں۔ گزشتہ دونوں وادی کشمیر کے سکول اور کالج جب دوبارہ کھلے تو سڑکوں پر کچھ اور ہی منظر دیکھنے کو ملا۔ ویسے تو کشمیر میں احتجاج اور سکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپیں کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن لڑکیوں کو سنگ باری میں شامل

ہونا نئے رجحان کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہاں اب لڑکیاں بھی آزادی اور بھارت مخالفت کے نعرے لگارہی ہیں۔ ان میں سے اکثر سکول اور کالج جانے والی لڑکیاں ہیں، ان کی پیٹھ پر لدا بیگ اور یونیفارم اس تصدیق کرتے ہیں۔ کشمیر کی صورتحال پر نظر رکھنے والے لوگ اس وادی میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں اور پرتشدد جھڑپوں کا نیا چہرہ قرار دے رہے ہیں۔ نوجوان لڑکیاں سکیورٹی فورسز کے خلاف احتجاج کا جھنڈا بلند کررہی ہیں جبکہ سوشل میڈیا پر یہ تصاویر تقریباً وائرل ہوگئی ہیں۔ تصاویر میں لڑکیاں دیکھی جاسکتی ہیں جو پولیس اور سکیورٹی فورسز پر پتھر پھینک رہی ہیں۔ رواں مہینے میں ہی سری نگر میں ہوئے ضمنی انتخابات کے دوران محض 7 فیصد ووٹنگ کے درمیان خوب تشدد دیکھنے کو ملا۔ صورت حال اس وقت اور کشیدہ ہوگئی جب زیادتیوں کی عکاسی والے ویڈیوز وائرل ہوئے۔

کشمیر کے حالات 1990ء سے بھی بدتر!

مذاکرات کو شروع کرنے کی ضرورت: اے ایس دلت

"بدقسمتی سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ریاست میں حالات سال 1990سے بھی بدتر ہے کیونکہ مسلح جدوجہد سے لوگ خوف ودھشت کا شکار ہو گئے لیکن آج کے نوجوان کہہ رہے ہیں ''اب کیا رکھا ہے اب مرنا ہی ٹھیک ہے''. سال 2002سے 2008تک وادی میں حالات بالکل ٹھیک تھے تاہم برھان وانی کی ہلاکت کے بعد مقامی عسکریت پسندوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے."

سرینگر/خفیہ ایجنسی را کے سابق سربراہ نے مرکزی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے مذاکرات کا راستہ اختیار کریں کیونکہ بات چیت سے ہی حالات معمول پر آسکتے ہیں۔ سابق را چیف کے مطابق ناردرن کمانڈر نے بھی مرکزی حکومت پر واضح کردیا ہے کہ حریت کانفرنس کے ساتھ بات چیت سے ہی وادی میں حالات معمول پر آسکتے ہیں تاہم موجودہ مرکزی حکومت نے اس کی طرف بھی کوئی دھیان نہیں دیا جس کی وجہ سے دن بدن حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ریاست میں حالات سال1990 سے بھی بدتر ہے کیونکہ مسلح جدوجہد سے لوگ خوف ودہشت کا شکار ہو گئے لیکن آج کے نوجوان کہہ رہے ہیں ''اب کیا رکھا ہے اب مرنا ہی ٹھیک ہے''۔انہوں نے کہا کہ سال2002 سے2008 تک وادی میں حالات بالکل ٹھیک تھے تاہم برہان وانی کی ہلاکت کے بعد مقامی عسکریت پسندوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ایک خصوصی انٹرویو کے دوران خفیہ ایجنسی را کے سابق چیف ''اے ایس دلت'' نے مرکزی حکومت کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ وادی میں حالات کو معمول پر لانے کیلئے مذاکرات سے بھاگ جانا ٹھیک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام طبقوں بشمول حریت کانفرنس کے ساتھ بات چیت شروع کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ماضی کی حکومتوں نے بھی حریت کانفرنس کے ساتھ مذاکرات کئے جس کے نتیجے میں ریاست میں اُن دنوں حالات معمول پر رہے۔ انہوں نے کہا کہ سال2002 میں مفتی محمد سعید اور غلام نبی آزاد کی سربراہی والی ریاستی حکومت نے حریت کانفرنس کے اعتدال پسند گروپ کے ساتھ مذاکرات کرنے پر زور دیا اور اُس وقت کی یو پی اے حکومت نے حریت کے ساتھ بات چیت کے کئی دور کئے جس کے زمینی سطح پر مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ مرکزی حکومت کی جانب سے مزاحمتی قیادت کے ساتھ بات چیت کو مسترد کرنے پر را کے سابق چیف نے کہا کہ ہٹ دھرمی سے نہیں بلکہ مذاکرات سے ہی حالات معمول پر آسکتے ہیں۔ را کے سابق چیف نے کہا کہ سابق ناردرن کمانڈر لفٹنٹ جنرل ڈی ایس ہوڈا نے آخری پریس کانفرنس کے دوران اس بات کا برملا اظہار کیا کہ مرکزی حکومت کو وادی میں حالات معمول پر لانے کیلئے حریت سمیت تمام طبقوں کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے۔ سابق را چیف نے کہا کہ ریاست خاص کر وادی کشمیر میں حالات 90 سے بھی بدتر ہے کیونکہ اُس وقت لوگوں میں بھارت کے تئیں اتنی نفرت نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ وادی میں حالات کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آج کا نوجوان کہہ رہا ہے کہ ''اب کیا رکھا ہے ،اب مرنا ہی ٹھیک ہے'' جو کہ تشویشناک ہے کیونکہ جب کوئی نوجوان مرنے کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو وہ کسی بھی حد جاسکتا ہے۔ سابق را چیف نے انٹرویو کے دوران مزید کہا کہ سال2014 میں اسمبلی الیکشن کے بعد بی جے پی اور پی ڈی پی نے سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کیں۔ جموں اور کشمیر کے درمیان دوریوں کو پاٹنے کیلئے سابق وزیر اعلیٰ مرحوم مفتی محمد سعید نے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کرکے حکومت تشکیل دی تاہم وادی کے لوگوں کا ماننا ہے کہ پی ڈی پی نے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کرکے آر ایس ایس کو ریاست میں اپنی جڑیں مضبوط کرنے کا موقع فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلح جدوجہد کے بعد یہ پہلی مرتبہ ہورہا ہے کہ وادی کے ہر اضلاع میں عسکریت پسندوں کو جنگجو مخالف آپریشنز کے دوران لوگ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر انہیں بچاتے ہیں۔ ریاست میں گورنر راج نافذ ہونے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں را کے سابق چیف نے کہا کہ گورنر راج سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کو ریاست میں حالات معمول پر لانے کیلئے حریت کانفرنس کے ساتھ بات چیت شروع کرنی چاہئے اور موجودہ وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کے ہاتھ مضبوط کرنے کیلئے انہیں ہر طرح کا تعاون فراہم کرنا چاہئے تب جا کر ہی وادی میں حالات معمول پر آسکتے ہیں۔ را کے سابق چیف نے پیش گوئی کرتے ہوئے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ مرکزی حکومت پی ڈی پی سے رشتہ توڑے گی اور یہ حکومت اپنی مدت پورا کرے گی۔ را کے سابق چیف نے تاہم کہا کہ پی ڈی پی، بی جے پی اتحاد فی الحال ناکام ثابت ہوگیا ہے اور لوگوں میں موجودہ حکومت کے تئیں شدید غم وغصہ ہے۔ (جے کے این ایس)

اسلام مخالف سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلم اتحاد ناگزیر ہے

مسلمان ممالک میں غیر یقینی صورتحال کیلئے بنیادی وجہ دہشتگردی ہے/مصری مفتی اعظم

قاہرہ/مصر کے مفتی اعظم نے مختلف اسلامی ممالک میں دہشتگردی کے پھیلاؤ، نسلی تنازعات میں شدت کی بابت خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام کو کمزور کرنے کا دہشتگردوں کا منصوبہ ناکام ہوا ہے۔ ایک بیان میں مصر کے مفتی اعظم "شوکی عالم" نے کہا کہ اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سبھی کوششیں مسلمانوں کے درمیان اختلافات اور علاقائی سیکورٹی درہم برہم کرنے کا باعث بنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف اسلامی ممالک میں دہشتگردی کا پھیلاؤ، خانہ جنگی اورنسلی تنازعات میں اضافہ مسلمانوں کے سب سے بڑے مسائل ہیں۔ موصوف مفتی اعظم نے کہا کہ ان سبھی کوششوں کا مقصد مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردی کے خطرے سے نمٹنے اور اسلام کے خلاف

سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ہمیں اتحاد و یکجہتی کی ضرورت ہے۔ شوکی عالم نے مختلف اسلامی مسالک کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے والوں اور عالم اسلام میں بحران پیدا کرنے والے دہشتگردوں کیساتھ تعاون کرنے والے لوگوں کی جہالت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعی عجیب ہیکہ بعض لوگ اسلامی اتحاد کو نظرانداز کرکے فرقہ وارانہ مسائل پر توجہ مرکوز کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے مسائل مختلف مذاہب اور علاقائی قوموں کیلئے خطرہ ہیں اوراس سے دہشتگردوں کو مزید افراتفری مچانے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

امریکہ انسداد دہشتگردی کے خلاف آپریشن کی آڑ میں دنیا کو بیوقوف بنا رہا ہے/ پاکستانی اہلسنت عالم دین

اسلام آباد/ پاکستان کے ممتاز اہلسنت عالم دین اور جمعیت علمائے پاکستان کے سیکریٹری جنرل نے کہا ہے کہ امریکہ انسداد دہشتگردی اور داعش کے خلاف آپریشن کی آڑ میں دنیا کو دھوکہ دے رہا ہے۔ ممتاز پاکستانی اہلسنت عالم دین اور جمعیت علمائے پاکستان کے سیکریٹری جنرل "شاہ اویس نورانی" نے کہا کہ داعش جیسے وحشی گروہ کو خود امریکہ نے ہی تخلیق کیا ہے اور اب ٹرمپ انتظامیہ اپنے ہی اس تخلیق کردہ گروہ کے خلاف آپریشن کا ڈرامہ رچا کر دنیا کو بیوقوف بنا رہی ہے۔ انہوں نے امریکہ کی طرف سے افغانستان کے ننگرہار علاقے میں سب سے بڑے غیر جوہری بم کے استعمال کو بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ موصوف اہلسنت عالم دین نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ واشنگٹن کی بیعت سے باز آ کر اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کیلئے ایک مسلم بلاک قائم کریں۔ شاہ اویس نورانی نے مزید بعض مسلمان ممالک جو کہ واشنگٹن کے تلوے چاٹ رہے ہیں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اس فعل سے اجتناب کرکے مسلم اتحاد میں شامل ہونا چاہئے۔

یمن کا بحران ایک امریکی تخلیق ہے

افریقی نژاد امریکی منصف و مورخ کا انکشاف

واشنگٹن/ نیوز نور: امریکہ کے ایک مصنف و تاریخ دان نے کہا ہے کہ یمن کا تخلیق کردہ بحران امریکی کھیل کا ایک اہم حصہ ہے۔ امریکی مصنف و تاریخ دان "جرالڈ ہارن" نے یمن پر آل سعود کی جارحیت کے تئیں امریکی و برطانوی حمایت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یمن سمیت مشرق وسطی کے تمام علاقے میں جاری بحران امریکہ کا تخلیق کردہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یمن میں جاری قحط کہ جس کا بچوں، نوجوانوں اور عورتوں پر ایک تباہ کن اثر پڑ رہا ہے یمن کے اندرونی معاملات میں آل سعود قیادت کی مداخلت کا براہ راست نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یمن کی جنگ امریکہ کے عظیم کھیل کا ایک حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح شام میں امریکہ اور آل سعود دمشق میں قائم صدر بشار الاسد کی منتخب حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کررہے ہیں اسی طرح سعودی عرب اور اس کے امریکی اتحادی یمن میں تحریک انصار اللہ جو کہ یمن کا ایک مقامی گروپ ہے کے خلاف پراکسی جنگ لڑ رہے ہیں جس میں آل سعود اور اس کے حواریوں کو اب تک ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ موصوف مصنف نے کہا کہ یمن پر آل سعود کی جارحیت سے اس ظالم و جابر رژیم کا خزانہ خالی ہو رہا ہے اور عنقریب ہی یہ سلطنت دیوالیہ پن کا شکار ہوگی۔ امریکی مورخ نے کہا کہ انسانیت کے ناطے ہر کسی کو یمن کی بھوکی عوام کے خاطر خوراک کی فراہمی کی حمایت کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یمن کے بحران کو امریکہ اور اس کے نیٹو اتحادیوں نے اپنے ناجائز مفادات کی خاطر تشکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چند عشرے پہلے عدن اور جنوبی یمن میں ایک سوشلسٹ مذہبی حکومت قائم تھی لیکن امریکہ جو کہ دماغی خلل میں مبتلا ہے ایسی حکومت کو برداشت نہیں کرسکا اور اس نے اسے غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی اور اسی عدم استحکام کے نتیجے میں جزیرہ نما عرب میں القاعدہ جیسا وحشی دہشتگرد گروہ وجود میں آیا۔ امریکی تاریخ دان نے کہا کہ امریکہ اگرچہ القاعدہ دہشتگرد گروہ کے عروج کی مخالفت کررہا ہے لیکن وہ یمن میں سعودی جارحیت کہ جو القاعدہ دہشتگردوں کی شراکت دار ہے کی حمایت کررہا ہے۔

پاکستانی تعلیمی اداروں میں قرآن کریم کی تعلیم لازمی قرار دینے کا بل منظور ہوگیا

اسلام آباد/ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی تعلیم کو لازمی قرار دینے کا بل متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا ہے۔ "ابنا" نیوز کی رپورٹ کے مطابق قومی اسمبلی نے تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی لازمی تعلیم سے متعلق پیش کیے جانے والا بل متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ قومی اسمبلی اجلاس میں وزیر مملکت برائے تعلیم بلیغ الرحمان نے قرآن پاک کی تعلیم کو لازمی قرار دینے کا بل پیش کیا تھا۔ بل کے مطابق پہلی سے پانچویں جماعت تک کے مسلمان طلبا کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دی جائے گی، جبکہ چھٹی سے بارہویں جماعت تک کے طلبا کو قرآن کی مترجم تعلیم دی جائے گی۔ ذرائع کے مطابق اس اقدام کے تحت نہ صرف دین اسلام کے عظیم پیغام کو سمجھا جاسکے گا بلکہ سچ، ایمانداری، برداشت، اتحاد و اتفاق سمیت زندگی گزارنے کے پرامن طریقوں کو بھی فروغ دیا جاسکے گا۔ جس کے بعد قرآن پاک کی لازمی تعلیم 2017، کا بل قومی اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا ہے۔

محمود عباس، امریکی آقاؤں کی خوشنودی کیلئے سازش کررہے ہیں/حماس

غزہ/ابو مرزوق نے الزام عائد کیا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس امریکی ڈکٹیشن پر غزہ پر معاشی بحران مسلط کررہے ہیں۔ "ابنا" حماس کے سیاسی شعبے کے مرکزی نائب صدر ڈاکٹر موسیٰ ابو مرزوق نے الزام عائد کیا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس امریکی ڈکٹیشن پر غزہ پر معاشی بحران مسلط کررہے ہیں۔ ایک بیان میں ڈاکٹر موسیٰ ابو مرزوق نے کہا کہ صدر محمود عباس کی طرف سے غزہ کی پٹی کے عوام کیخلاف تازہ انتقامی اقدامات اور غزہ پر سنگین معاشی پابندیاں عاید کرنے کی دھمکی کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ ہے۔ صدر محمود عباس امریکا کے دورے پر روانہ ہونے سے قبل امریکی 'آقاؤں' کی خوشنودی کیلئے غزہ کے دوملین عوام کے منہ سے نوالہ چھیننے کی سازش کررہے ہیں۔ غزہ کی پٹی میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کمی، شہداء و اسیران کے اہل خانہ اور جنگ میں زخمی ہونیوالے شہریوں کے الاؤنس ختم کرنے کے پیچھے امریکہ کے مطالبات ہیں۔

صراط مستقیم خدا اور پیغمبر (ص) کی اطاعت کا راستہ ھے /آقای بوشھری

تہران/ اسلامی جمہوریہ ایران کے معروف عالم دین اور بوشہر کے امام جمعہ آیت اللہ غلام علی صفائی بوشہری" نے کہا ہے کہ صراط مستقیم خدا اور پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت کا راستہ ہے۔ دینی و یونیورسٹی طلاب کے درمیان سورہ حمد کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم خدائے منان کے شکر گذار ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق عطا کی ہے کہ ہم قرآن کریم سے استفادہ کریں۔ ہمیں اپنی زندگی اسلامی اور قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مغربی ایٹمی جنگ سے پوری انسانیت کا وجود خطرے میں ہے/ بولیو کے صدر

بولیو/ بولیویا کے صدر نے افغانستان اور شام پر امریکی فوجی حملوں کے بعد دنیا میں بڑھتی کشیدگی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی ایٹمی جنگ سے پوری انسانیت کا وجود خطرے میں ہے۔ عالمی اردو خبر رساں ادارے "نیوز نور" کی رپورٹ کے مطابق بولیویا کے صدر "ایوو مورالس" نے کہا کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک جیسی جوہری طاقتوں نے دنیا کو ایک خطرناک حد تک جوہری تصادم کی اور دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ داری کے بحران سے سامراجی طاقتیں مختلف ممالک کے وسائل کو لوٹنے کیلئے فوجی تنازعات شروع کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ طاقتیں اپنی معیشتوں کو سہارا دینے کیلئے دیگر ممالک کے سمندری راستوں توانائی کے ذخائر پر قبضہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سرمایہ داری حامی جنگ کے حامی ہیں اور یہی موت اور تباہی کا فلسفہ ہے۔ انہوں نے جاپان کے شہر ہیروشما اور ناگاساکی پر امریکی جوہری حملوں کہ جن میں لاکھوں بے گناہ لوگ ہلاک ہوئے تھے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ٹرمپ نے فوجی بجٹ میں 54 ارب ڈالر اضافہ کرنے کا فیصلہ کرکے پنٹاگن کو تمام فوجی اختیارات دئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سلطنت پر کسی ایک شخص کی گرفت نہیں بلکہ مالی اداروں اور بڑے بڑے صنعتی اور ٹیکنالوجی ادارے امریکی خارجہ پالیسی کا خاکہ تیار کرتے ہیں۔

وادی کشمیر میں 3G اور 4G سروس کے بعد سماجی رابطہ سائٹس پر پابندی

سرکاری حکمانه کے مطابق ریاست خاص طور پر وادی کشمیر میں امن وامان برقرار رکھنے اور عوام کے جان ومال کی حفاظت کو یقینی کیلئے یه اقدامات اٹھائے گئے ھیں، کیو نکه ان سماجی رابط سائٹوں کے غلط استعمال کی وجه سے وادی کشمیر میں تشدد بھڑک اٹھتا ھے۔

سرینگر/تھری جی، فور جی کے بعد ریاستی حکومت نے وادی کشمیر میں فیس بک، وٹس ایپ، ٹویٹر سمیت 22 سماجی رابط ویب سائٹوں پر ایک ماہ کیلئے پابندی عائد کردی۔اس سلسلے میں ریاستی محکمہ داخلہ نے باضابط طور پر ایک حکمنامہ صادر کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے کشمیر میں صورتحال کو درہم برہم کرنے کیلئے نہ صرف افواہیں پھیلائی جارہی ہیں بلکہ پُرتشدد مظاہروں کیلئے نوجوانوں کو منظم بھی کیا جاتا رہا ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریاستی محکمہ داخلہ کا چارج وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کے پاس ہے۔کشمیر نیوز سروس کے مطابق ریاستی حکومت نے ایک غیر معمولی فیصلے کے تحت اگلے ایک ماہ تک وادی کشمیر میں 22 سماجی رابط ویب سائٹوں پر پابندی عائد کردی ۔اس سلسلے میں ریاستی محکمہ داخلہ نے ایک حکمنامہ زیر نمبر HOME/ISA/476 of 2017 بتاریخ 26 اپریل 2017 جاری کرتے ہوئے تمام مواصلاتی کمپنیوں اور انٹرنیٹ سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں سے کہا کہ ذیل دی گئی 22 سماجی رابط ویب سائٹوں پر ایک ماہ کیلئے پابندی عائد کی کردی گئی ہے،لہٰذا فوری پر اس کا اطلاق عمل میں لایا جائے۔جن سماجی رابط ویب سائٹوں پر پابندی عائد کردی گئی ہے،ان میں فیس بک، وٹس ایپ، ٹویٹر، کیو کیو، اوزون، تمبر ، بیدو، سکائپ، ویبر، لائن، سنیپ چیٹ، پنٹرسٹ، ٹیلی گرام، ریڈٹ، سنیپ فش، یوٹیوب (اپ لورڈ)، وائن، ژینگا، فلکر، وی چیٹ، گگل پلس وغیرہ شامل ہے۔سرکاری حکمنامہ میں کہا گیا ہے کہ سوشل میڈیا متواتر بنیادوں پر غلط استعمال کے بعد ریاستی حکومت نے یہ فیصلہ کیا، تاکہ عوام کے جان ومال کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے اور ریاست میں امن وآشتی برقرار رہ سکے۔حکمنامہ میں مزید کہا گیا ہے کہ ریاست خاص طور پر وادی کشمیر میں امن وامان برقرار رکھنے کیلئے یہ اقدامات اٹھائے گئے، کیونکہ ان سماجی رابط سائٹوں کے غلط استعمال کی وجہ سے وادی کشمیر میں تشدد بھڑک اٹھتا ہے۔ریاستی محکمہ داخلہ کی جانب سے جاری حکمنامہ میں مزید کہا گیا ہے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے کشمیر میں صورتحال کو درہم برہم کرنے کیلئے نہ صرف افواہیں پھیلائی جارہی ہیں بلکہ پُرتشدد مظاہروں کیلئے نوجوانوں کو منظم بھی کیا جاتا رہا ہے۔وزارت داخلہ کے حکمنامہ کے مطابق ایسے عناصر جہاں سوشل میڈیا پر افواہیں پھیلا رہے تھے، وہیں قابل اعتراض مواد بھی ڈالا جاتا تھا اور ریاستی انتظامیہ اور سیکورٹی فورسز کے حوالے سے عوام میں بدگمانی پھیلائی جارہی تھی۔ریاستی محکمہ داخلہ نے مزید کہا ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ صرف اور صرف ریاست میں قیام امن اور حالات کو خوشگوار بنائے رکھنے کیلئے کیا جبکہ سوشل میڈیا کا مسلسل غلط استعمال وادی میں حالات کو درہم برہم کرنے کیلئے کیا جاتا تھا۔ریاستی وزارت داخلہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ 2016 میں بھی ملک مخالف اور شر پسند عناصر نے سوشل میڈیا کا غلط استعمال کیا گیا جسکی وجہ سے وادی کشمیر میں حالات انتہائی خراب ہوئے اور لوگوں کو اُکسایا گیا جبکہ بھاری جانی ومالی نقصان بھی گزشتہ برس ہوا۔ریاستی محکمہ داخلہ کا کہنا ہے کہ سوشل میڈیا کا غلط استعمال وادی میں تشدد بھڑکانے کی بنیادی وجہ ہے اور اسی وجہ سے یہاں جانی ومالی نقصان کا سامنا اہلیان کشمیر کو کرنا پڑتا ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریاستی محکمہ داخلہ کا چارج وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کے پاس ہے جبکہ تھری جی اور فور جی انٹرنیٹ خدمات پر پہلے ہی پابندی عائد کی گئی ہے، جو کہ ہنوز جاری ہے۔17 اپریل کو وادی کشمیر میں پرتشدد احتجاجی لہر پھیلنے اور سماجی رابط ویب سائٹوں پر ویڈیوز وائرل ہونے کے بعد وادی میں تھری اور فور جی انٹرنیٹ خدمات بند کردی گئیں۔وادی کشمیر میں جب حالات کشیدہ اور پر تناؤ ہوجاتے ہیں، تو موبائیل انٹرنیٹ یا موبائیل خدمات کو معطل کیا جاتا ہے۔اگرچہ امسال ابھی تک وادی میں موبائیل خدمات بند نہیں کردی گئیں، تاہم موبائیل انٹرنیٹ یہاں تک بی ایس این ایل سمیت دیگر براڈ بینڈ انٹرنیٹ سروسز کو کئی روز معطل رکھا گیا اور شدید تنقید کے بعد براڈ بینڈ سروس کو بحال کردیا گیا، لیکن موبائیل انٹرنیٹ سہولیات اب بھی فوری طرح سے بحال نہیں کی گئیں بلکہ ٹو جی کی رفتار سے صارفین کو انٹرنیٹ خدمات فراہم کی جاتی ہے۔وادی میں موبائیل انٹرنیٹ اور تھری جی وفور جی کی خدمات بند رہنے کی وجہ سے بغیر نقدی لین دین کا عمل بھی متاثر ہورہا ہے جبکہ طلبہ اور تاجروں کو بھی مشکلات کا سامنا ہے۔صارفین نے سرکار کے اس فیصلے کو افسوسناک قرار دیا جبکہ سماجی رابط ویب سائٹوں پر بھی اس فیصلے کی نکتہ چینی کی جارہی ہے، یہاں تک کہ ڈیجیٹل انڈیا پر بھی سوال اٹھائے جارہے ہیں۔سیاسی لیڈران نے بھی سرکار کے اس فیصلہ کو مایوس کن اور افسوسناک قرار دیا ہے۔یاد رہے کہ منگلوار کو ایس کے آئی سی سی میں وزیر اعلیٰ کی صدارت میں یونیفائڈ کمانڈ کونسل کی میٹنگ بھی منعقد ہوئی، جس میں سوشل میڈیا پر پابندی پر تبادلہ خیال کیا گیا جبکہ ذرائع کا کہنا ہے کہ اسی میٹنگ میں یہ فیصلہ لیا گیا، جس پر بدھ کو عمل درآمد کیا گیا۔اب یہ پابندی کیا ایک ماہ تک جاری رہے گی یا اس میں توسیع ہوگی، یہ دیکھنا بھی دلچسپ ہوگا، کیونکہ وادی کشمیر میں یہ ایک معمول بن چکا ہے۔

Muslim Countries problems rootes in staying away from Quran:Ayatollah Khamenei

WILAYAT TIMES

Tehran:In a meeting today (Thursday) with the distinguished professors, reciters and memorizers of the 34th round of International Quran Competitions held with participants from 83 countries from around the world, the Leader of the Islamic Revolution Ayatollah Seyyed Ali Khamenei described Islamic identity as an obstacle to the interference and domination of the enemies and pointed to the objective of the pagan front to destroy this faith-based identity, reiterating, "Quranic teachings are the saviors and builders of the powerful and dignified life of the Muslim Ummah and should turn into the common and clear discourse in Muslim communities."

Ayatollah Khamenei cited efforts to promote and comprehend Quran as one of the biggest virtues and highlighted the need for the continuation of the Quranic movement in the country, adding, "Unfortunately, we, the Muslim nations and countries, have drifted away from Quran and are unfamiliar with its true concepts."

He described "disbelief in idolatry and faith in God," as important and identity-developing Quranic concepts, reiterating, "Emphasis on 'faith-based identity does not mean fighting or not establishing links and relations, but denotes demarcation and independence so that faith-based identity would be able to sustain itself before 'the identity of idolatry and disbelief' and continue its advancement."

Ayatollah Khamenei cited the "domination of the Western culture, economy and politics" as the present predicament of the Muslim Ummah, adding, "Today, many of the Muslim countries do not have an 'Islamic identity' and although the people practice prayers and fasting, but due to the lack of a collective and Islamic identity, the enemies are capable of interfering in their cultures, beliefs, economy, politics and social relations and create repulsion and conflict among Muslims."

The Leader of the Islamic Revolution described as transformative and dignifying for the Muslim Ummah the understanding and practicing of the Quranic principle of "faith in God and disbelief in idolatry," adding, "Today, the world of disbelief seeks to destroy the Islamic identity in every corner of the world."

He cited distance from Quran as a cause for misuse by the enemies and the instillation of non-faith, dependence, and depravity, saying, "The current state of the Muslim governments and countries in the face of the US, Zionism, and plunderers stems from drifting away from Quran but if we get closer to Quran and the Islamic identity, all these problems would be settled."

Ayatollah Khamenei highlighted the roles of artists, poets and writers in the promotion of Quranic principles, reiterating, "Turning Quranic principles into the public discourse among the people is possible and accessible with the efforts of the faithful and the spiritual."

The Leader pointed to the isolation of Quran during the idolatry (pre-1979 Islamic Revolution) era and the flourishing of Quranic meetings and teachings in Iran thanks to the Islamic Revolution, adding, "Today, we are honored that our people and youth are familiar with and interested in Quran, and wherever in the country there is a Quranic meeting, a large number of the youth welcome it."

The Leader of the Islamic Revolution described working for Quran as a limitless mission and thanked the organizers of the Quranic competitions, adding, "All of the people, families and youth should be close to Quran and benefit from the advantages of affinity with Quran."

Prior to the remarks by the Leader of the Islamic Revolution, Hojjatoleslam Mohammadi, the representative of Ayatollah Khamenei and the head of the Endowment and Charity Affairs Organization said, "The 34th round of the International Quran Competitions was held with the slogan of "One Book, One Motto", attended by Quranic participants from 83 world countries and 400 Quranic figures, memorizers, reciters, referees and researchers."

He added, "Holding a Quranic exhibit and the Quranic Research Conference and commemoration of the martyrs of the Islamic Revolution particularly the Defenders of the Shrines [in Syria] were some of the most important programs on the sidelines of these competitions." At the beginning of the meeting, a number of professors and distinguished participants in the international competitions recited some Quranic versus.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Asst.Editor:M.Afzal Bhat;
R.N.I No:JKBIL/2015/63427; Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K)
Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar.
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes@Gmail.com;Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication Srinagar

WILAYAT TIMES

Weekly

عقل آبایت ہوس فرسودہ نیست
کار پاکاں از غرض آلودہ نیست

تمہارے بزرگوں کی عقل ذاتی اغراض سے متاثر نہیں تھی۔
یادرکھو کہ پاک آدمیوں کے کام کاج اغراض سے آلودہ نہیں ہوتے۔

Caprice corrupted not thy fathers` brain
The labour of the pious was unsoiled

Vol:03 | Issue:09 | Pages:08 | 1st May to 7th May 2017 | Rs.5/-

The Carnage Continues

Oh my mother land paradise Kashmir
You are bleeding since decades
You are screaming no one hears
You are bleeding no one cares
Every season is just same
You have lost every fame
You have lost every charm
What is there, only a harm
O my mother land paradise Kashmir
I wish you bloom again
There is no spring season
That in childhood was my picnic season
Everywhere is only blood shed
Meadows turned into slaughter
Oh my mother land paradise Kashmir
I wish you Shine again
Eyes are blinded by pellets
Souls taken away by bullets
No one feels your agony
No one shows even a liltle sympathy
Oh my mother land paradise Kashmir
I wish the peace to be back
Rulers showing pseudo feelings
Not able to hear your feelings
Oh my mother land paradise Kashmir
You have seen a lot of pain
Sacred lives will not go in vain
Oh my mother land paradise kashmir
I wish you rise again

Sharafat Fatima
Nowlari Pattan
(Baramulla) Kashmir

Ayatullah Shaheed Mutahhari on

Islamic Unity

An extract from book called "Imamat and Khilafat" on unity amongst Muslims.

We would like to say that there is no doubt that unity is the most important requirement of the Muslims, and that these old rancours are the basic cause of all troubles in the Muslim world. It is also true that the enemy is always ready to exploit these disputes. But it appears that the critic has misunderstood the concept of Muslim unity. Muslim unity which has been a subject of discussion among the scholars and the broad-minded sections of the Muslims does not mean that the Muslim sects should ignore their principles of faith and articles of acts for the sake of unity, adopt the common features of all the sects and set aside the peculiarities of all. How can this be done when this is neither logical nor practical. How can the followers of any sect be asked to ignore for the sake of preserving the unity of Islam and the Muslims, any of their beliefs or practical principles which they consider to be a part of the basic structure of Islam?

Such a demand would mean to overlook a part of Islam in the name of Islam?

We are Shi'ahs and are proud of following the chosen descendants of the Holy Prophet. We do not regard as compromisable any act which has been even slightly commended or condemned by the Holy Imams. In this regard we are not willing to fulfill the expectation of anybody, nor do we expect others to give up any of their principles in the name of expediency or for the sake of Muslim unity. All that we expect and wish is the creation of an atmosphere of good will so that we, who have our own jurisprudence(fiqh), traditions, scholastic theology, philosophy, exegesis and literature, should be able to offer our goods as the best goods, so that the Shi'ah should no more be isolated and so that the important markets of the Muslim world should not be closed to the fine material of Shi'ah Islamic knowledge.

The most prominent among those who advanced the noble idea of Islamic unity, in our times, have been the late Ayatullah Burujardi among the Shiah and Allamah Shaykh Abdul Majid and Allamah Shaykh Mahmud Shaltut among the Sunnis. But they never had such a view of Islamic unity in their mind. All that these learned men advocated was that the various Muslim sects in spite of their different theologies should on the basis of the large number of common features existing among them form a common front against the dangerous enemies of Islam. These learned men never proposed under the name of Islamic unity a religious unity which is not practical.

The main idea of the late Ayatullah Burujardi was to pave the ground for the dissemination of the knowledge of the Prophet's chosen descendants among his Sunni brethren. He believed that this was not possible without creating good will and understanding. The success he achieved in the publication of some theological books of the Shi'ah in Egypt by the Egyptians themselves was one of the most important achievements of the Shi'ah scholars.Anyhow, the advocacy of the thesis of Islamic unity does not demand that we should feel shy of telling the facts. What is to be avoided is to do anything that may injure the feelings and sentiments of other parties. As for a scientific discussion, it relates to the domain of logic and reason, not to that of sentiments and feelings.